

خطاب سالانہ گیارہویں شریف 1999

ان جمن سرفروشانِ اسلام، انٹرنیشنل کے بنی و سرپرست حضرت ریاض احمد گوہر شاہی مد ظلہ العالی نے کوٹری شریف میں منعقدہ سال 1999 کے سالانہ گیارہویں شریف کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

اعوذ بالله من الشیطان الرجیم

بسم الله الرحمن الرحيم

عزیز ساتھیو! السلام علیکم!

جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ عرصہ بیس سال سے انجمن کے پلیٹ فارم پر اولیاءِ عظام کی تعلیم کا پرچار کیا جا رہا ہے۔ اس تعلیم سے آج لاکھوں حضراتِ جن کا تعلق مختلف قوموں اور مختلف فرقوں حتیٰ کہ مختلف مذاہبوں سے ہے، اُس رسی میں مسلک ہو گئے ہیں جس کے لیے ارشادِ باری ہے کہ اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو۔ یہ رسی والے مختلف مذاہب کے باوجود ایک دوسرے کو بھائی بھائی سمجھنا شروع ہو گئے ہیں۔ بلکہ آج اس محفل میں بھی کئی غیر مسلم حضرات موجود ہیں۔

بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں، اس فقرے پر اعتراض کرتے ہیں کہ ”اللہ کی پہچان اور رسائی کے لیے روحانیت سیکھو خواہ تمہارا تعلق کسی بھی مذہب سے ہو“۔ کہتے ہیں کہ اسلام کے بغیر روحانیت کیسے سیکھی جاسکتی ہے؟ درحقیقت روحانیت کا تعلق مذہب سے نہیں بلکہ روحوں کی طاقت کو اجاگر کرنا ہے۔ کچھ لوگ چاند، سورج حتیٰ کہ شمع کی روشنی کو اپنے اندر جذب کر کے کئی قسم کی صلاحیت پیدا کر لیتے ہیں۔ جیسا کہ ٹیلی پیٹھی، ہپناٹزم یا مسریزم وغیرہ۔ لیکن اس کا تعلق صرف مخلوق سے ہی ہوتا ہے۔ اس کے ذریعے رب تک نہیں پہنچ سکتے۔

اور کچھ لوگ اللہ کے نام کی روشنی اپنے جسم کے اندر جذب کرتے ہیں۔

دل کی دھڑکنوں کے ساتھ اللہ اللہ ملاتے ہیں۔

پھر اللہ اللہ کا نورخون سے سراہیت کرتا ہوا روح تک پہنچ جاتا ہے۔

پھر روحیں نور کی طاقت سے صلاحیت پیدا کر لیتی ہیں۔

پھر خواب، مرائبے یا مکافٹے کی صورت میں انہیں رحمانی آگاہی ہونا شروع ہو جاتی ہے اور مختلف مقامات پر طیز سیر کے لیے بھی پہنچ جاتی ہیں۔

پھر وہ مقامِ شنید سے نکل کر مقامِ دید میں چلی جاتی ہیں۔

پھر وہ دیکھ لیتی ہیں کہ کوئی نبی ہے جس کے آگے سب نبی اور ولی جھکے ہوئے ہیں۔

پھر وہ بھی اس کے آگے جا کر جھک جاتی ہیں۔ فرعون یا اس کے درباریوں نے موسیٰ کو نہ پہچانا۔ لیکن جادو کی صلاحیت رکھنے والے ہی موسیٰ کو پہچان کر ان کے اوپر ایمان لے آئے تھے۔

بہت سے لوگ کہتے ہیں کہ گوہر شاہی نے نبوت کا اعلان کر دیا۔ بلکہ اسی بناء پر ٹھڈو آدم پولیس نے ایک مولوی کی درخواست پر A-295 کا چالان دہشت گردی کی عدالت میں پیش کیا ہوا ہے۔ جبکہ ان کے پاس کوئی تحریر ایا تقریر اکوئی بھی ثبوت نہیں۔ کچھ اخبار والوں نے یہ شیطانی کری تھی۔ جس کے بعد انہی اخبار نے تردید بھی شائع کر دی تھی۔ جو لوگ بلا تحقیق یا دانستہ کسی پر کفر کا غلط بہتان لگاتے ہیں وہ خود کفر کے زمرے میں آجاتے ہیں۔ کافر بے ایمان کو بولتے ہیں۔ غیبت، بہتان، حرص و حسد اور بخل وغیرہ سے ان کے ایمان بھی خارج ہو جاتے ہیں۔ زندگی میں کی ہوئی نیکیاں چھن جاتی ہیں۔ جسکی انہیں بھی خبر نہیں ہوتی۔ اور آخر میں سب نیکیاں بر باد کر کے شیطان کی طرح لعنی ہو جاتے ہیں۔

ایک واقعہ ہے با یزید بسطامیؓ کو پتہ چلا کہ عالم ان کی برائی کر رہا ہے۔ آپ نے اس کا کچھ وظیفہ مقرر کر دیا۔ وہ وظیفہ بھی لیتا رہا اور آپ کی برائی بھی کرتا رہا۔ ایک دن اس کی بیوی نے کہا کہ نمک حرامی نہ کر۔ یا ان کی برائی چھوڑ یا وظیفہ چھوڑ۔ اس دن کے بعد اس نے با یزید رحمۃ اللہ علیہ کی تعریف کرنا شروع کر دی۔ جب آپ کو پتہ چلا کہ وہ آپ کی تعریف کر رہا ہے تو آپ نے وظیفہ بند کر دیا۔ پھر وہ عالم با یزیدؓ کی دربار میں حاضر ہوا کہ جب میں آپ کی برائی کرتا تھا اس وقت آپ مجھے وظیفہ دیتے تھے لیکن جب تعریف کرنا شروع کی تو آپ نے وظیفہ بند کر دیا۔ آپ نے فرمایا: تو اس وقت میرا مزدور تھا۔ تیری ناحق برائی سے میرے گناہ جلتے۔ اسکی جگہ تیری نیکیاں آ جاتیں۔ میں اس کے عوض تجھے معاوضہ دیتا۔ اب تجھے کس چیز کا معاوضہ دوں؟

بہت سے لوگ کہتے ہیں کہ گوہر شاہی نے امام مہدیؑ کا اعلان کر دیا ہے۔ بلکہ پچھلے دنوں ریگز انٹرنشنل لندن کی طرف سے بھی جنگ لندن میں بھی مہدی کا اعلان ہوا۔ یہ خیال ان لوگوں کے اپنے ہیں۔ جوانہوں نے اپنے مشاہدات یا تجربات کی

روشنی میں بیان کیے۔ صحیح بھی ہو سکتے ہیں اور ناظروں کا دھوکہ بھی ہو سکتا ہے۔ بہر حال اس کا جواب وہی لوگ دے سکتے ہیں۔ میں نے خود کو کبھی امام مہدی نہیں سمجھا۔ نہ ہی کبھی ایسا اعلان کیا ہے۔ بلکہ لوگوں کو امام مہدی کی نشانیاں بتاتا رہتا ہوں۔ کہ جس طرح حضور پاک ﷺ کے پشت مبارک پر کلمے شریف کے ساتھ نبوت کی مہر تھی اسی طرح امام مہدی کی پشت پر کلمے شریف کے ساتھ مہر مہدیت ہوگی۔ لیکن جب چاند سورج، سورج، حیر اسود، سور مندر، امام بارگا ہوں اور کئی مساجد میں تصویریں کی تصدیق ہوئی تو مجھے بھی شک ہو کہ ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ مرتبہ مجھے ہی نواز دے۔ کیونکہ کئی ایسے واقعات سامنے تھے کہ چور اور ڈاکو بھی راتوں رات ولی بن گئے۔ حتیٰ یقین تب ہوگا جن اللہ کی طرف سے کوئی الہام ہوا اور ظاہری باطنی ولی اسکی تصدیق کریں۔

لوگ کہتے ہیں کہ گوہرشاہی نے چاند، حیر اسود پر تصاویر کا دعویٰ کیا۔ یہ دعویٰ میں نہیں کیا بلکہ یہ دعویٰ رب کی طرف سے ہوا ہے۔ جس کی میں تائید کر رہا ہوں اور لوگوں کو بھی کہتا ہوں تم بھی اس کی تحقیق کرو۔ اگر مجانب اللہ ہے تو اس کو جھٹلانا کفر ہے۔ اگر ہم اس کا ثبوت پیش نہ کر سکیں تو ہر قسم کی سزا کے لیے تیار ہیں۔

تحقیق کے بعد لوگ کہتے ہیں کہ حضور پاک ﷺ کی شبیہ نہیں آئی تو کسی اور کی کیسے آسکتی ہے؟ ہو سکتا ہے حضور پاک ﷺ نے اپنے کسی فرزند کی تصویر لگادی ہو کہ اس کے ذریعے عشق و محبت کی تعلیم حاصل کرو۔ جسے حضور پاک ﷺ نے یہ تعلیم سکھا کر دنیا اور مذاہب کیلئے مامور کیا ہوا ہے۔

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ تصویر حرام ہے۔ جس طرح عام لوگوں کو غصہ آئے تو حرام ہے لیکن ولی، نبی یا اللہ کو غصہ آجائے تو حرام نہیں کہہ سکتے بلکہ جلال کہتے ہیں۔ اسی طرح عام لوگوں کی بنائی ہوئی تصویریں حرام ہو سکتی ہیں لیکن سلیمان علیہ السلام کی ہاتھوں کی بنائی ہو تصویریں جوتا بوت سکینہ میں موجود ہیں، آپ انہیں بھی حرام نہیں کہہ سکتے تو پھر اللہ کوئی تصویر بنادے تو اس پر اعتراض کرنا نادانی ہے۔ جبکہ وہ مصور بھی ہے اور ہر چیز پر قادر بھی ہے۔ حدیثوں میں بھی ہے کہ قبر میں حضور پاک ﷺ کی شبیہ دکھائی جائے گی جبکہ شبیہ تصویر کا، ہی دوسرا نام ہے۔

اکثر لوگوں کا خیال ہے کہ امام مہدی دنیا میں کسی جگہ موجود ہیں۔ دجال کے متعلق یہ قیاس آرائیاں زوروں پر ہیں کہ امریکہ دجال ہے لیکن یہ حدیثوں میں یہ بھی لکھا ہے کہ امام مہدی اور دجال کی جنگ بھی ہوگی۔ اگر ان کے مطابق امریکہ دجال ہے تو پھر وہ امام مہدی ہوگا۔

میں چاہتا ہوں اپنے علم کی روشنی میں امام مہدیؑ کو متعارف کراؤ۔ کیونکہ صدیوں سے جہاں مومنوں کو ان کا انتظار ہے اسی طرح دجال یہ بھی ان کے قتل کیلئے بے قرار ہیں۔

پہلے ذرا دجالیوں کی تشریع آپ کو بتاتا ہوں۔ جو شخص کہے کہ اگر امام مہدی میرے زمانے میں آگئے تو میں اس کی ٹانگیں توڑ دوں اور جو ملک کہے کہ واقعی امام مہدی آجائے اور جو اسے قتل کر دے میں اسے بے شمار انعام دوں۔ چونکہ حدیثوں کے مطابق انھیں شبہ ہے کہ امام مہدی ان کی سلطنت چھین لے گا۔ حکومت پاکستان نے بھی یہ قانون بنایا ہوا ہے کہ اگر کوئی مہدی کا اعلان کرے اُسے جیل میں بند کر دیا جائے۔ واقعی امام مہدی پاکستان میں آگیا تو اس کا استقبال جیل کی دال سے ہی ہو گانا؟ حکومت نے یہ قانون کیسے پاس کیا ہے؟ جبکہ ہر فرقے کے مطابق امام مہدی کو دنیا میں آنا ہے۔

حکومت کے مطابق کہ یہ قانون جھوٹ مہدیوں کے لیے ہے۔ تو پھر سچے مہدی کی حکومت کے پاس کیا پہچان ہے؟ اگر آج حکومت اس قانون کو ختم کرے تو کل ہی پورے ثبوت اور حدیثوں کی روشنی میں میں امام مہدی کو دنیا میں روشناس کر اسکتی ہوں۔ ورنہ ایک دن دنیا خود ہی امام مہدی کو پہچان لے گی۔

۔ مشک آں است کہ خود بگویدنہ کہ عطار بگوید

حدیثوں میں ہے کہ امام مہدی کی والدہ کا نام آمنہ اور باپ کا نام عبداللہ ہو گا۔ اسکے دو جواب ہیں۔ ایک منطقی اور دوسرافلسفی۔ اسی حدیث میں ہے کہ دجال گدھے پر چڑھ کر آئے گا اور ایک آنکھ سے کانا ہو گا۔ اب اگر واقعی وہ گدھے پر چڑھ کر آئے گا اور کانا ہو گا ہم تو پہچان لیں گے نا کہ یہ دجال ہی ہے۔

ہم کہتے ہیں کہ جس کے ہزاروں پیروکار ہونگے، کیا اُس کو کوئی کارنہیں دے گا؟ اگر اس نے یہاں سے اسلام آباد جانا ہو تو گدھے پر کب پہنچے گا؟ جبکہ یہ کاروں اور ہوائی جہازوں کا زمانہ ہے۔

پھر وہ کہتے ہیں ”نہیں“، جب یہ زمانہ ختم ہو جائے گا، سامنس کا، تو پھر وہ زمانہ آئے گا۔ اس وقت دجال گدھے پر بیٹھے گا، اور ہم کہتے ہیں کہ اگر یہ زمانہ ختم ہو جائے گا۔ کاریں بھی نہیں ہوں گی۔ اگر گدھے ہو نگے تو گھوڑے بھی تو ہو نگے نا۔ تو وہ گھوڑے پر کیوں بیٹھے گا۔ جو اس سے اعلیٰ سواری ہے۔

پھر کہتے ہیں یہ کوئی اشارہ ہو گا۔ اشارہ یہ ہو گا کہ گدھا ایک شیطان ہے۔ دجال پوری شیطان کی طاقت رکھے گا اور ایک آنکھ سے محروم کا مطلب وہ ایک علم یعنی باطنی علم سے محروم ہو گا۔

اور ہم کہتے ہیں کہ اگر وہ ایک اشارہ ہے تو پھر یہ بھی اشارہ ہو سکتا ہے ناکہ امام مہدی کی ماں کا نام آمنہ یعنی مومنہ ہو گی اور باپ کا نام عبد اللہ یعنی اللہ کی عبادت کرنے والا ہو گا۔ یہ تو منطقی ہے جسکا عام لوگ ذکر کرتے بھی ہیں۔ یہ فضول بھی ہے۔

جو اصلی روحانی طور پر ہے میں آپ کو بتاتا ہوں۔ پتا نہیں سمجھ میں آئے کہ نا آئے۔ قرآن میں ارضی و سماوی روحوں کا ذکر آیا ہے، ارضی اور سماوی روحوں کا ذکر..... آیا ہے۔ ارضی روحیں اس دنیا میں پھرلوں، درختوں اور حیوانوں میں ہوتی ہیں جن کا یومِ محشر سے کوئی تعلق نہیں۔ سماوی روحیں آسمان سے تعلق رکھتی ہیں۔ جیسے فرشتے، ارواح اور لطائف وغیرہ۔ جب ارضی اور سماوی روحیں اس جسم میں اکٹھی ہوتی ہیں تب وہ انسان بنتا ہے۔ ورنہ یہ فرشتہ ہے یا حیوان ہے۔

جب پیٹ میں نطفہ پڑتا ہے تو خون کو اکھٹا کرنے کے لیے روح جمادی پڑتی ہے۔ پھر روح بناتی کے ذریعے بچہ پیٹ میں بڑھتا ہے۔ پھر جب روح حیوانی آتی ہے تو بچہ پیٹ میں حرکت کرتا ہے۔ پیدائش کے بعد روح انسانی لطائف کے ساتھ آتی ہے، جس کے ذریعے بچہ چیخنا چلانا شروع کر دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بچہ پیدائش سے تھوڑی دیر پہلے ہی مر جائے تو اسکا جنازہ نہیں ہوتا کہ وہ ابھی حیوان ہی تھا۔ پیدائش کے بعد، تھوڑی دیر کے بعد ہی، اگر مر جائے تو اسکا جنازہ ضروری ہے کہ وہ انسان بن گیا تھا۔

مرنے کے بعد سماوی روحیں آسمان پر چلی جاتی ہیں جو ایک ہی جسم کیلئے مخصوص ہیں لیکن وہ ارضی ارواح ایک جسم سے دوسرے جسم میں حتیٰ کہ کئی جسموں میں منتقل ہوتی رہتی ہیں۔ خاندانوں میں فطرت کا اثر ان روحوں کی وجہ سے ہوتا ہے۔ جبکہ خاندانی بیماری کا تعلق خون سے ہوتا ہے۔

عام لوگوں کی ارضی ارواح ایک دوسرے جسم میں منتقل ہوتی رہتی ہیں۔ پاکیزہ لوگوں کی ارضی ارواح پاکیزہ لوگوں میں داخل ہوتی رہتی ہیں۔ جبکہ حضور پاک ﷺ کی ارضی ارواح کو صرف امام مہدی جسم کے لیے روکا گیا۔

جس طرح حضور پاک ﷺ کے پورے جسم کو آمنہ کا لعل کہہ سکتے ہیں اسی طرح جسم کے کسی حصے یعنی ہاتھ وغیرہ کو بھی آمنہ کا لعل کہہ سکتے ہیں۔ جس طرح حضور پاک ﷺ کی روح کو آمنہ کو لعل کہہ سکتے ہیں اسی طرح روح کسی دوسرے حصے کو بھی آمنہ کا لعل کہہ سکتے ہیں۔ چونکہ روح کا وہی دوسرا حصہ حضرت امام مہدیؑ کے جسم میں ہو گا۔ جس کی وجہ سے انکی ماں کا نام آمنہ اور باپ کا نام عبد اللہ بھی ہو سکے گا۔

مہدی کو تلاش کرو، پہچانو۔ اگر کوئی ساری عمر عبادت کرتا رہے۔ آخر میں امام مہدی کی مخالفت کری تو بلعم باعور جو مستجاب دعا بھی تھا اصحاب کہف کے کتنے کی شکل میں دوزخ میں جائے گا۔ اگر کوئی ساری عمر کتوں کی طرح زندگی بسر کرتا رہا لیکن آخر میں مہدی کا ساتھ دے دیا تو وہ کتنے حضرت قطبیہ بن کر بلیم باعور کی شکل میں جنت میں جائے گا۔

اکثر کہتے ہیں اگر امام مہدی پاکستان میں موجود ہیں تو وہ جیلوں سے کیوں ڈرتا ہے اعلان کیوں نہیں کرتا؟ جس طرح حضور پاک ﷺ اس وقت تک گھروں میں اذان دیتے رہے جب تک ان کو حضرت عمرؓ نہیں ملے۔ مصلحتاً بسترے پر حضرت علیؓ کو بھی سلا کر مدینہ کی طرف ہجرت کر گئے تھے۔ اسی طرح امام مہدی بھی مصلحتاً خاموش ہے۔ کیونکہ وہ اعلان کرے یا نہ کرے، جیل میں رہے یا شہر میں یا گوشہ نشین، آخر وہی امام مہدی ہے جو اللہ کی طرف سے ہے۔ تو پھر اسے تکلیف سہنے کی کیا ضرورت ہے؟

ایک حدیث کے مطابق عام خیال ہے ابھی وہ وقت نہیں آیا کیونکہ اس وقت دور دور تک دیے جمل رہے ہونگے۔ اس کا مقصد دور دور تک کچھ دل چمک رہے ہونگے۔ ایک اور حدیث کے مطابق وہ نیادِ دین بنائیں گے یادِ دین میں تجدید کریں گے۔ دونوں حالتوں میں انھیں علماء کی سازشوں اور فتوؤں کا مقابلہ بھی کرنا ہوگا، جب تک علماء کو سمجھنے پائیں گے۔

ایک حدیث کے مطابق وہ لوگوں کو بیشمار دولت دیں گے۔ وہ باطنی دولت کی طرف اشارہ تھا۔ یعنی ان کا فیض بقول سلطان باہوؒ: چہ مسلم چہ کافر چہ زندہ چہ مردہ سب کے لیے یکساں ہوگا۔ اس وقت کے لیے شاید قرآن میں آیا ہے کہ تم جب کسی معاملے میں پریشان ہو جاؤ تو اہل ذکر سے پوچھ لینا۔

اہل ذکر کون ہوتے ہیں؟ غوث پاکؔ فرماتے ہیں کہ میرا مریدا کر ہوگا۔ میں اس ذا کرمانتا ہوں جس کا دل اللہ اللہ کرے ورنہ زبانی طوطا بھی کر لیتا ہے۔ دل کے ذکر سے دل کی صفائی، دل میں چمک اور دل میں نور بھی پیدا ہوتا ہے۔ پھر وہ دل اللہ تعالیٰ کے الہام اور رحمانی دلیل اور اشاروں کے قابل ہو جاتا ہے۔ پھر خود بخونور کا رخ نور کی طرف اور پہچان ہو جاتی ہے۔

ہم نے سے عرصہ بیس سال کی محنت سے لاکھوں سرفروشوں کو قلبی ذکر سکھایا۔ جس کے ذریعے وہ گناہوں کو ترک کر کے

عشق رسول اور عشق اللہ میں داخل ہوئے۔ ہزاروں محفل حضوری تک جا پہنچے، ہزاروں اللہ سے واصل ہوئے۔ ہر کسی کے لئے میں نہیں ہے کہ وہ اللہ تک رسائی حاصل کر سکے کیونکہ اس میں شریعت سے ساتھ ساتھ ترک گناہ، رزق حلال ضروری ہیں۔ جلالی جمالی پر ہیز، ورد و طائف اور سلطانی اذکار بھی کرنے پڑتے ہیں۔ لیکن یقین کرو کہ اگر کوئی امام مہدی سے واصل ہو گیا تو پھر اللہ دوڑنہیں ہے۔ کاملین کی نسبت اور محبت ایک کتنے کو حضرت قطبیہ بنادیتی ہے جبکہ کتنے کا کوئی مذہب نہیں تھا نہ ہی اسکو کوئی عبادت کرنا آتی تھی۔

ایک اور اہم بات کہ حکومت پاکستان نے اپنے نمائندے مختلف ایجنسیوں کی صورت میں ملک بھر میں پھیلانے ہوئے ہیں۔ تاکہ انتشار کرو کنے، ملک میں امن و امان پیدا کرنے کی مدد اپیر، مذہب دشمن اور ملک دشمن کی صحیح صحیح روپ سے حکومت کو آگاہ کریں۔ لیکن تجربہ ہوا ہے کہ یہ ایجنسیوں والے اکثر غلط روپوں میں بھیخت رہتے ہیں۔ فرقہ واریت کی وجہ سے پارٹی بھی بن جاتے ہیں۔ خود قتل کرا کے دوسروں پر کیس بنوادیتے ہیں۔ شرپسندی کی صورت میں بجائے رکاوٹ کے تماشہ بن جاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے عوام حکومت سے نفرت کرنے لگتی ہے۔

ان بگڑے ہوئے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے میں تمام ایجنسیوں کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ مذہبی یا ملکی فریضہ سمجھ کر تمام فرقوں کے سربراہوں سے میری ملاقات اپنی موجودگی میں کرائیں۔ اگر میری تعلیم میں کوئی ایسی بات ہے جس سے دین اسلام کو نقصان ہو رہا ہے یا ولیوں کی تعلیم سے باہر ہے تو میں اس کو چھوڑنے کے لیے تیار ہوں۔ بصورتِ دیگر غلط پروپیگنڈا یا غلط روپوں میں، امت مسلمہ خون ریزی کا شکار ہو سکتی ہے جس کا علم حکومت کو بھی ہے۔ آخر میں دعا ہے کہ آج اس محفل کے صدقے جو کہ محبوب ربانی کی ہے، اللہ تعالیٰ مہدی کو پہچاننے اور ساتھ دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ویڈیو لینک: <http://www.youtube.com/watch?v=8TFgH4cl4qw&feature=related>



انجمن سرفروشان اسلام، انٹرنیشنل

(کپوزنگ: زوہبیب حفیظ)